السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(مسلم اور مومن میں کیا فرق ہے؟ (آپ کا شاگرد۔ آصف احسان ملک۔ گل بہار کالونی فیصل آباد) (۱۴اکتوبر۱۹۹۶ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایمان اور اسلام دونوں مترادف ہیں۔ انفرادی صورت میں ہر ایک کا دوسرے پر اطلاق ہوتا ہے لیکن جب دونوں جمع ہوجائیں تو ایمان کا تعلق باطنی امور سے ہوتا ہے جب کہ اسلام کا ظواہر سے اس کی واضح مثال حدیث جبریل اور قصہ وفد عبدالقیس میں حدیث جبریل میں ایمان کی تعریف باطنی امور سے کی گئی ہے۔ فرمایا:

(الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ' (صحیح البخاری، بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِيمَانِ، وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ، رقم: ۵۰'

اور قصہ وفد عبدالقیس میں ایمان کی تعریف ظاہری امور سے کی گئی ہے۔ فرمایا:

أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ المَغْنَمِ الخُمُسَ' (صحیح البخاری، بابٌ: أَدَاءُ الخُمُسِ مِنَ الإِيمَانِ، رقم: ۵۳)'

لیکن حدیث جبریل میں اسلام کی تعریف انہی ظاہری امور سے کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حدیث جبریل میں چونکہ دونوں جمع ہوگئے ہیں۔ اس لیے ایمان کی تعریف میں باطن کا لحاظ رکھا گیا ہے اور اسلام میں ظاہر کا۔

اسی بناء پر اہل علم نے کہا ہے کہ ایمان کا درجہ اسلام سے بڑا ہے۔ اَلمسلم کی تعریف میں فرمایا:

(المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ' (صحیح البخاری، بابٌ: المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، رقم: ۱۰'

یعنی کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔

لیکن مومن کے بارے میں فرمایا:

(اَلْمُؤْمِنَ مَنْ اَمَنَ النَّاسَ بِوَائِقَهِ' (مسند ابوداوٗد الطیالسی،، رقم: ۱۴۳۷، مصنف ابن ابی شیبة، رقم: ۲۵۴۲۲'

یعنی مومن وہ ہے جس کی آفتوں سے لوگ مامون رہیں یعنی اس کی قلبی جلاء کی بناء پر لوگ اس سے خطرہ محسوس نہ کریں۔

جب کہ المسلم سے صرف ظاہری اذیت ناک پہلوؤں کی نفی کی گئی ہے۔ اگرچہ دل سے لوگ اس سے خطرہ محسوس کرتے رہیں۔

اس دقیق فرق کے پیش نظر علامہ خطابی رقمطراز ہیں:

'وَالحَقُّ اَن بَيْنَهُمَا عُمُوْمًا وَخُصُوْصًا فَكل مومن مُسلِم وَلَيْسَ كُل مُسْلِم مومنا'

حق بات یہ ہے کہ مومن اور مسلم میں عموم اور خصوص کی نسبت سے پس ہر مومن مسلم ہے لیکن ہر مسلم کے لیے مومن ہونا ضروری نہیں۔ امید ہے تشفی کے لیے بالاختصار بحث کافی ہوگی۔ جملہ تفاصیل کے لیے ملاحظہ ہو: الایمان للامام ابن تیمیہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی